ماڈیول 2

عنوان	ماڈیول کا عمومی جائزہ
• رکوع نمبر: 1 • آیت نمبر 3-10	• زانی مرد اور عورت کے لیے نکاح کے احکامات • حد قذف • لعان کا بیان

سورۃ النور

1. زنا بے راہ روی ہے

2. زنا انسانی نسلوں کے تسلسل کا انکار ہے

3. زنا فطرت کے خلاف ہے

سورۃ النور

زنا کی سزا کے بعد زانی کیسی زندگی بسر کریں گے؟

اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا ہے کہ

زانی مرد صرف زناکار عورت ہی سے نکاح کرے۔ اس کا حال ایسی ہی عورت کے حال سے مناسبت رکھتا ہے یا مشرک عورت اس کے مناسب حال ہے جو یوم آخرت اور جزا و سزا پر ایمان رکھتی ہے نہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا التزام کرتی ہے

زانی شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک
کرنے والے کے برابر ہو جاتا ہے

سورة النور

ہر صاحبِ شعور انسان اور

ہر صاحب شعور معاشرہ زنا کو ہمیشہ برا عمل سمجھتا ہے

سورة النور

الله تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں پر زنا کو حرام کر دیا ہے اس لیے لازم ہے
کہ زانی کا نکاح پاک دامن عورت سے نہ ہو، ہاں اگر وہ توبہ کرلے تو اس کے
بعد ہو سکتا ہے اور زانیہ عورت کا نکاح پاک دامن مرد سے نہ ہو مگر اس کی توبہ کے
بعد ہو

(ایسر التفاسیر :991,990)

سورة النور

ہمارے ہاں رشتہ کرتے وقت کون دیکھتا ہے کہ
مرد پاک ہے یا عورت کا کسی کے ساتھ کوئی تعلق تو نہیں ہے؟

ہمارے معاشرے میں رشتہ کرتے وقت دین کو نہیں
مال کو ترجیح دی جاتی ہے

سورۃ النور

جس کو زنا کا وائرس لگ جائے تو اس کا حق نہیں ہے کہ

کسی پاک دامن عورت سے نکاح کر لے

سورة النور

جس عورت کو زنا کا وائرس لگ جائے تو اس کا حق نہیں ہے
کہ کسی پاک دامن مرد کے زیرِ سایہ زندگی بسر کرے
لیکن توبہ کر کے پاک ہو جائے تب ایسا ممکن ہو سکتا ہے

جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجائے اپنے نفس کا تابع ہے وہ مشرک ہی ہے

سورة النور

رب العزت نے فرمایا

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں
کے لیے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ
عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ لوگ اُن باتوں سے بری کیے ہوئے ہیں جو لوگ
کہتے ہیں، ان کے لیے مغفرت اور باعزت رزق ہے۔“

سورۃ النور

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ کیا وہ ام مہزول نامی ایک عورت سے نکاح کر سکتا ہے، یہ خاتون زناکار تھی اور اس نے اس سے شرط لگائی تھی کہ وہ اس پر خرچ کرے گا، جب اس آدمی نے اس عورت سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾

”زناکار عورت سے صرف زناکار یا مشرک مرد ہی نکاح کر سکتا ہے۔“

(مسند احمد:8686)

سورۃ النور

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مرثد بن مرثد نامی صحابی وہ ایسے (جی دار و بہادر) شخص تھے جو (مسلمان) قیدیوں کو مکہ سے نکال کر مدینہ لے آیا کرتے تھے، اور مکہ میں عناق نامی ایک زانیہ، بدکار عورت تھی، وہ عورت اس صحابی کی (ان کے اسلام لانے سے پہلے کی) دوست تھی، انہوں نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک قیدی شخص سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ اسے قید سے نکال کر لے جائیں گے، کہتے ہیں کہ میں (اسے قید سے نکال کر مدینہ لے جانے کے لیے) آگیا، میں ایک چاندنی رات میں مکہ کی دیواروں میں سے ایک دیوار کے سایہ میں جا کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عناق آگئی۔ دیوار کے اوٹ میں میری سیاہ پرچھائیں اس نے دیکھ لیں، جب میرے قریب پہنچی تو مجھے پہچان کر پوچھا: مرثد ہو نا؟ میں نے کہا: ہاں، مرثد ہوں، اس نے خوش آمدید کہا،

(اور کہا) آؤ، رات ہمارے پاس گزارو، میں نے کہا: عناق! اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے، اس نے شور مچا دیا، اے خیمہ والو (دوڑو) یہ شخص تمہارے قیدیوں کو اٹھائے لیے جا رہا ہے، پھر میرے پیچھے آٹھ آدمی دوڑ پڑے، میں خندمہ (نامی پہاڑ) کی طرف بھاگا اور ایک غار یا کھوہ کے پاس پہنچ کر اس میں گھس کر چھپ گیا، وہ لوگ بھی اوپر چڑھ آئے اور میرے سر کے قریب ہی کھڑے ہو کر انہوں نے پیشاب کیا تو ان کے پیشاب کی بوندیں ہمارے سر پر ٹپکیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا بنا دیا، وہ ہمیں نہ دیکھ سکے، وہ لوٹے تو میں بھی لوٹ کر اپنے ساتھی کے پاس (جسے اٹھا کر مجھے لے جانا تھا) آگیا، وہ بھاری بھر کم آدمی تھے، میں نے انہیں اٹھا کر (پیٹھ پر) لاد لیا، اذخر (کی جھاڑیوں میں) پہنچ کر میں نے ان کی بیڑیاں توڑ ڈالیں اور پھر اٹھا کر چل پڑا، کبھی کبھی اس نے بھی میری مدد کی (وہ بھی بیڑیاں لے کر چلتا) اس طرح میں مدینہ آگیا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر میں نے عرض کیا رسول اللہ! میں عناق سے شادی کر لوں؟ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، مجھے کوئی جواب نہیں دیا،

پھر یہ آیت ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً ۡ وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ ۚ
وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ ”زانی زانیہ یا مشرکہ ہی سے نکاح کرے اور زانیہ سے
زانی یا مشرک ہی نکاح کرے، مسلمانوں پر یہ نکاح حرام ہے۔‘ (النور: 3) نازل ہوئی
آپ نے (اس آیت کے نزول کے بعد مرثد بن ابی مرثد سے) فرمایا: ”اس سے نکاح نہ
کرو۔“

(ترمذی:3177، ابوداؤد:2051)

سورۃ النور

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کوڑے کھایا ہوا زناکار اپنی جیسی عورت ہی سے شادی کرے۔“

(ابوداؤد:2052)

زانی مرد کے لیے زانیہ یا مشرکہ کے سوا کسی سے نکاح کرنے اور زانیہ عورت سے زانی یا مشرک
مرد کے سوا کسی کے نکاح کرنے کو مومنوں پر کیوں حرام قرار دیا گیا؟

زنا ایک قبیح فعل ہے۔ ایک انسان جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ ایسی نفسیاتی
حالت میں ہوتا ہے کہ اس کے شعور اور دل سے ایمان دور ہو جاتا ہے۔
ایک مومن ایمان سے خالی انسان کے ساتھ ایسے رابطے سے نفرت کرتا ہے

زنا اور شرک ملتے جلتے گناہ

زنا شرک کے درجے کی برائی ہے اسی وجہ سے اس برائی اور شرک کا اکٹھے تذکرہ کیا گیا

زنا ← ایک مرد اپنی بیوی کو یا بیوی اپنے شوہر کو چھوڑ کر کسی غیر سے تعلق قائم کرتی ہے

شرک ← انسان اپنے رب کو چھوڑ کر غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے

یوں دونوں کے درمیان ایک عجیب معنوی تعلق پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کا اکٹھے ذکر کیا گیا

سورة النور

بہتان لگانے کی سزا

- تہمت کے ثبوت کے لیے چار گواہوں کا پیش کرنا ضروری ہے
- جو شخص تہمت کے ثبوت میں چار گواہ نہ پیش کر سکے اسے اسی کوڑے لگائیں جائیں گے

سورۃ النور

آسمانوں پر سب سے پہلی چیز جو اللہ تعالیٰ نے
آدم علیہ السلام کو سکھائی تھی وہ توبہ تھی

تہمت لگانا زنا جیسا گناہ

- جیسے زنا بڑا جرم ہے ایسے ہی زنا کا الزام لگانا بھی بڑا جرم ہے
- کسی شخص پر تہمت لگانا اسے اخلاقی طور پر قتل کرنے کی کوشش ہے اس لیے اس کی سزا بڑی شدید ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”سات ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں سے بچو۔“

عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ سات ہلاکت میں ڈال دینے والی چیزیں کون سی ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

” اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور جادو کرنا اور کسی نفس کا قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا سوائے حق کے اور یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے دشمن کے مقابلہ سے بھاگنا اور پاکدامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا

(صحیح مسلم:262)

سورۃ النور

بہتان طرازی کرنے والا خود اپنی تکذیب کرے یعنی وہ اس بات کا اقرار کرے
کہ اس نے جھوٹا الزام لگایا تھا
اپنی تکذیب کرنا اس پر واجب ہے اگرچہ اس کو زنا کے وقوع کا یقین ہو مگر وہ
چار گواہ مہیا نہ کر سکے تب بھی اس الزام کی تردید کرنا اس پر واجب ہے

(تفسیر سعدی:1800/2)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”گناہ سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے
جس سے گناہ نہیں ہوا۔“

(صحیح الجامع:3008)

سورۃ النور

اگر بہتان طرازی کرنے والا توبہ کر کے اپنے عمل کی اصلاح کر لے اور برائی
کی بجائے بھلائی کو وطیرہ بنا لے تو اس کا فسق زائل ہو جائے گا اور صحیح مذہب
ہے کہ اس کی شہادت بھی قابل قبول ہے کیونکہ جو کوئی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ
کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے
وہ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے

سورۃ النور

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا:

نبی ﷺ کے پاس لعان کا ذکر ہوا تو اس کے متعلق سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ
نے کوئی بات کہی۔ پھر وہ چلے گئے۔ اس کے بعد ان کی قوم میں سے ایک آدمی شکایت لے کر ان کے پاس آیا کہ اس نے اپنی
بیوی کے ساتھ کسی اجنبی مرد کو دیکھا ہے۔ سیدنا عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خود اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا
گیا ہوں۔ پھر وہ اس شخص کو لے کر نبی ﷺ کی مجلس میں آئے اور آپ کو اس حالت کی اطلاع دی جس پر اس نے اپنی بیوی کو
پایا تھا۔ وہ آدمی زرد رنگ، کم گوشت اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس کے خلاف دعویٰ کیا تھا کہ اس نے اسے اپنی بیوی کے پاس
پایا ہے، وہ گندمی رنگ، موٹا تازہ اور گوشت والا آدمی تھا۔ نبی ﷺ نے دعا مانگی: ”اے اللہ! اس معاملے کو ظاہر کر دے۔“
چنانچہ اس عورت کے ہاں اس شخص کا ہم شکل بچہ پیدا ہوا جس کے متعلق شوہر نے کہا تھا کہ اسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ
دیکھا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ اس مجلس میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے
پوچھا: کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا: ”اگر میں کسی عورت کو بلا ثبوت سنگسار کرتا تو اسے
سنگسار کرتا؟“ انہوں نے فرمایا: نہیں، یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد علانیہ طور پر فسق و فجور کرتی تھی۔

(بخاری:6856)